

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ  
(الرعد: ۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور چین پاتے ہیں، انکے دل اللہ کی یاد سے، سنتا ہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہیں دل

# مجالس ذکر احادیث کی

روشنی میں

تالیف

مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری  
استاذ مدرسہ مظاہر العلوم سلیم ودارالعلوم زکریا دیوبند

ناشر

مکتبہ یوسفیہ دیوبند

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

### تعارف کتاب

نام کتاب: مجالس ذکر احادیث کی روشنی میں۔  
مؤلف: مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری۔  
باہتمام: محمد ابراہیم۔

تاریخ طبع:

تعداد:

۱۱۰۰

ناشر:

مکتبہ یوسفیہ دیوبند، سہارنپور، یوپی انڈیا ۲۴۷۵۵۴۔

مطبع:

بی، کے پریس دیوبند۔

|     |   |
|-----|---|
| ۳۱۰ | حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجالس ذکر میں شرکت کرنے کا حکم .....    |
| ۳۱  | ذکر کے حلقے جنت کے باغ ہیں .....  |
| ۳۱  | اللہ کا فرشتوں کے سامنے ذکرین پر فخر کرنا .....                         |
| ۳۲  | ذکر اللہ سیکڑہ اور رحمت کے نزول کا سبب ہے .....                         |
| ۳۲  | فرشتوں کا مجالس ذکر تلاش کر کے اسمیں حاضر ہونا .....                    |
| ۳۵  | ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کی برائیاں نیکیوں سے بدل دی جاتی ہیں .. |
| ۳۵  | سب سے بہترین عمل مجلس ذکر میں شرکت ہے .....                             |
| ۳۵  | مجالس ذکر کے التزام کا حکم .....  |
| ۳۶  | مجالس ذکر منعقد کی جانے والی جگہ کی فضیلت .....                         |
| ۳۷  | ذکر کی مجلس کو لازم پکڑیں .....   |
| ۳۷  | صحابہ کا ذکر کی مجلس میں شرکت .....                                     |
| ۳۹  | ذکر کی مجلس کے متعلق صحابہ کے ارشادات .....                             |
| ۴۳  | ذکر کی مجلسوں کے متعلق بعض فقہاء کے اقوال                               |
|     | ذکر جہری کے مستحب ہونے پر صراحتاً یا التزاماً دلالت کر نیوالی           |
| ۴۷  | (۲۵) حدیث .....   |
| ۶۷  | خاتمہ .....   |

## فہرست

|    |   |
|----|---|
| ۵  | تقریظ .....   |
| ۹  | مقدمہ .....   |
| ۱۶ | ذکر اللہ کی چالیس فضیلتیں .....                                     |
| ۱۸ | ذکر اللہ کے اصول .....  |
| ۲۳ | مجالس ذکر .....   |
| ۲۳ | مساجد میں ذکر کی مجالس .....  |
| ۲۳ | ملائکہ کی مجلس ذکر میں حاضری .....                                  |
| ۲۵ | ذکر کی مجلس میں بیٹھنے والوں کی مغفرت .....                         |
| ۲۵ | ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کا قیامت کے دن اعزاز .....          |
| ۲۶ | ذکر کے حلقوں پر اللہ کی رحمت کا سایہ .....                          |
| ۲۷ | ذکر کی مجلس میں حاضر ہونے والوں پر انبیاء و شہداء کا رشک کرنا ..... |
| ۲۷ | ذکر کی مجلس میں حاضر ہونے والوں پر انبیاء و شہداء کا رشک کرنا ..... |
| ۲۸ | مجلس ذکر میں شرکت کرنے والوں کا بدلہ جنت ہے .....                   |
| ۲۸ | ذکر کرنے والوں سے اللہ کا قریب ہونا .....                           |
| ۲۹ | ملائکہ کی مجلس میں ذکر کرنے والوں کا تذکرہ .....                    |
| ۳۰ | تنہائی و جماعت میں ذکر کرنے پر اجر .....                            |

## تقریظ

حضرت مولانا انیس خان صاحب دامت برکاتہم  
خليفة ومجاز حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ دَعِيَ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا، وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ  
الَّذِينَ تَنَوَّرَتْ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ، وَبَعْدُ!  
زیر نظر رسالہ جو، مجالس ذکر، سے متعلق ہے، وقت کی بہت اہم  
ضرورت پر لکھا گیا ہے، ہم اگر پریشانیوں سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں، مصیبتوں  
سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تو وہ اللہ جل شانہ کے ذکر سے ہی ہو سکتا ہے کاروباری  
لائسن ہو، یا ملازمت کی، گھر ہو، یا ملی، اور قومی، انفرادی ہو یا اجتماعی جس طرح کی  
بھی الجھنیں ہوں وہ ذکر کے راستے سے ہی حل ہو سکتی ہیں۔

آنکھوں کی حفاظت زبان پر قابو، کانوں کا بچاؤ، فکر کی سلامتی اور دل کی  
صلاح کا اگر کوئی بندہ متمنی ہے تو وہ اللہ کی یاد اور ذکر سے حاصل کر سکے گا۔

آج امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ و سلام کی نگاہ سے یہ  
تریاق اوجھل ہو گیا، وہ امت کہ جسکے لاڈلے نبی ﷺ نے قدم قدم پر اللہ کی

طرف متوجہ ہونا سکھایا تھا، کہ ہوا تیز چل جائے تو مسجد جانا، بادل گرجے تو دعا اور  
نماز میں مشغول ہونا، سورج گرہن لگ جائے تو پوری قوم کو جوڑ کر اجتماعی نماز قائم  
کرنا اور بادل نہ برسے تو صلاۃ الاستسقاء (بارش کی نماز) پڑھنا۔

ہائے اللہ کیا ہوا اس امت مرحوم کو! کہ یاد الہی، ذکر الہی سے بالکل  
غافل ہو گئی، اس کو خیال تک نہیں آتا کہ پروردگار کی یاد میں لگنا ہے، مشکل  
و مصائب کا حل خالق کائنات سے لو لگانے میں ہے۔

آپ اس رسالہ میں دیکھیں گے کہ اللہ رب العزت نے اور پیارے  
نبی ﷺ نے کس کس نہج اور انداز سے تعلیم دی ہے ذکر کی، اور ہمارے اسلاف اور  
بزرگوں نے اس ذکر کی لائن سے کیسی کیسی کامیابی حاصل کیں، حضرت شیخ  
الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کو ان کے عم محترم حضرت اقدس بانی تبلیغ مولانا  
محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی اہمیت کے پیش نظر حکم فرمایا، ذکر کے  
فضائل، سے متعلق کتاب لکھو تو حضرت مرحوم نے فضائل ذکر کے نام سے  
ایک عظیم کتاب لکھ ڈالی۔

اور ذکر کی مجالس قائم کرنے کے مقصد سے پیرانہ سالی میں جبکہ عمر  
اسی ۸۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی، بیماریوں اور امراض کی کثرت کے باوجود  
پاکستان، افریقہ، لندن، حجاز مقدس جیسے دور دور ممالک کے سفر کئے،  
شاگردوں اور تلامذہ، مریدین اور خلفاء کی ایک بڑی جماعت کو اس راستہ پر لگائے  
، سہارنپور سے نظام الدین دلی تشریف لاکر دیر دیر تک قیام فرماتے رہے مدارس

وجامعات کے ذمہ داران ملک و بیرون ملک کے علماء محدثین کو خطوط لکھ کر ذکر کی اہمیت اور مجالس ذکر کو قائم کرنے کی طرف متوجہ فرماتے رہے، اور لکھتے تھے کہ آج امت پر جو مصائب و پریشانی ہیں ان کا علاج ذکر کی مجالس قائم کرنے سے ہوگا۔

مؤلف سلمہ کی دسیوں کتابیں طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں اور اہل علم سے داد حاصل کر چکی ہیں ان شاء اللہ یہ کتاب ,, مجالس ذکر احادیث کی روشنی میں ,, بھی قارئین اکرام کو پسند آئے گی شک و شبہ کے بادل چھٹ جائیں گے ، آیات و احادیث کی برکت و روشنی سے دماغ پر پڑے پردے چاک ہو جائیں گے ، ذکر کی اہمیت اور مجالس کی ضرورت جان کر اس کا اہتمام کرنے اور شرکت کرنے پر دل آمادہ ہو جائیگا ، دعا ھیکہ اللہ رب العزت ہم سب کو ذکر کی لذت و حلاوت نصیب کرے اور اپنے قرب خاص سے نوازے (واللہ ولی التوفیق)

(حضرت مولانا) محمد انیس خان صاحب (دامت برکاتہم)

نائب مہتمم دارالعلوم زکریا دیوبند

۱۴۳۴/۵/۲۵ھ

## مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلَى الْمِلَّةِ الْحَنِیْفَةِ السَّمْحَاءِ وَبَیِّنَ لَنَا طُرُقَ الشَّرِیْعَةِ وَالْحَقِیْقَةِ بِوَسَطَةِ اَنْبِیَاءٍ وَالْعُلَمَاءِ وَالْاَصْفِیَاءِ، وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الرَّسُلِ وَسِنْدِ الْاَوْلِیَاءِ وَعَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ نُجُوْمُ الْاِقْتِدَاءِ وَالْاِهْتِدَاءِ وَبَعْدُ:

اللہ کے ذکر کی فضیلت قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں اس کثرت سے وارد ہے کہ اس کا انکار ناممکن ہے البتہ مادیت کے اس دور میں ذکر کی مجالس کو بعض حضرات دین میں نئی ایجاد سمجھنے لگے تو میرے بعض دوستوں کی خواہش ہوئی کہ اسکے متعلق احادیث پیش کر دی جائیں تاکہ انکی غلط فہمی دور ہو جائے۔

قرآن کریم میں اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا: **وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ** (سورۃ الکہف: ۲۸)

اے میرے پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ اپنے آپ کو صبر کے ساتھ ان لوگوں کے ساتھ بٹھائیں جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں، اسکی رضا کے طالب ہیں۔

اس آیت سے دو باتوں کا ثبوت ہوا، ایک یہ کہ آپ ذکر کی مجلسوں میں بیٹھیں، دوسرا یہ کہ جو ذکر باواز بلند ہوتا ہے اس میں تشریف رکھیں کیونکہ پکارنا آواز سے ہی ہوتا ہے۔

احادیث میں جن مقامات پر مجالس ذکر کا تذکرہ ہے اس سے مراد علم دین اور وعظ و نصیحت کی مجالس مراد نہیں ہیں، بلکہ خصوصی ذکر کی ہی مجالس مراد ہیں، چنانچہ علامہ ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں:

وَيُؤَخَذُ مِنْ مَجْمُوعِ هَذِهِ الطُّرُقِ الْمُرَادُ بِمَجَالِسِ الذِّكْرِ وَانْهِيَ النَّبِيُّ تَشْتَمِلُ عَلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ بِانْوَاعِ الذِّكْرِ الْوَارِدَةِ مِنْ تَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَغَيْرِهِمَا وَعَلٰی تِلَاوَةِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَعَلٰی الدُّعَاِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَفِي دُخُولِ قِرَاءَةِ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ وَمُدَارَسَةِ الْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ وَمُدَاكَرَتِهِ وَالْاِجْتِمَاعِ عَلٰی صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي هَذِهِ الْمَجَالِسِ نَظْرًا.

وَالْاَشْبَهُ اِخْتِصَاصُ ذَلِكَ بِمَجَالِسِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَنَحْوِهِمَا وَالتَّلَاوَةِ حَسْبُ وَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَةُ الْحَدِيثِ وَمُدَارَسَةُ الْعِلْمِ وَالْمُنَاطَرَةُ فِيهِ مِنْ جُمْلَةِ مَا يَدْخُلُ تَحْتَ مُسَمِّي ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

(فتح الباری: ۲۱۲/۱۱)

مذکورہ بالا احادیث کے تمام طرق سے یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ مجالس ذکر سے مراد وہ مجالس ہیں جس میں مختلف قسم کے منقولہ اذکار مثلاً: سبحان اللہ، اللہ اکبر، وغیرہ کئے جائیں اور قرآن کریم کی تلاوت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعائیں کی جائیں۔

لیکن حدیث پاک کی تلاوت علوم شرعیہ کی تعلیم اور اسکا مذاکرہ نیز نوافل کیلئے جمع ہونے کو اس میں داخل کرنے میں نظر ہے، اشبہ یہ ہے کہ وہ تسبیح و تکبیر و تلاوت وغیرہ کی مجالس کے ساتھ خاص ہے اگرچہ علم شرعی کی تعلیم اور اسکی بحث منجملہ طور پر

ذکر اللہ میں داخل ہوتی ہے اس سے واضح ہو گیا کہ جن مجلسوں میں تسبیح، تحمید، تہلیل درود شریف اور قرآن کی تلاوت کی جائے اسی پر مجلس ذکر کا اطلاق حقیقتاً کیا جائیگا، اسکی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم نے پند و نصیحت کے معنی و مفہوم کے لئے مزید فیہ کے صیغے استعمال کئے ہیں، قرآن کہتا ہے:

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ (الغاشیة: ۲۱)

سو تو سمجھائے جا، تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات: ۵۵)

اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِبِيدِ (ق: ۴۵)

سو تو سمجھا قرآن سے اس کو جو ڈرے میرے ڈرانے سے

فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَارِهٍ وَلَا جُنُونٍ (الطور: ۲۹)

اب تو سمجھا دے کہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ جنوں سے خبر لینے والا ہے اور نہ دیوانہ

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَى (الاعلیٰ: ۹)

سو تو سمجھا دے اگر فائدہ کرے سمجھانا

جبکہ ذکر اللہ کے معنی و مفہوم کے لئے مجرد کے صیغے استعمال ہوئے ہیں:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ

الْقُلُوبُ (الرعد: ۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور چین پاتے ہیں انکے دل اللہ کی یاد سے، سنتا ہے

اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہیں دل۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا بِاللَّهِ ذِكْرًا كَثِيرًا (الأحزاب: ۴۱)

اے ایمان والوں یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الجمعه: ۱۰)

اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا، تاکہ تمہارا بھلا ہو

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (البقرة: ۱۵۲)

سو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو، اور احسان مانو میرا، اور ناشکری مت کرو۔

جہاں تک مسئلہ ذکر بالجہر کا ہے اس سلسلہ میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ

متوفی ۹۱۱ھ) کا ایک فتویٰ اس رسالہ کے اخیر میں نقل کیا گیا ہے، جس میں انھوں نے

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً كَاجَابٍ بھی دیا ہے، اور ذکر بالجہر

کے ثبوت کے لئے دلائل بھی دئے ہیں۔

اسی طرح میرے شیخ حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہیؒ متوفی ۱۳۱۷ھ کا

ایک فتویٰ بھی قارئین ملاحظہ فرمائیں گے۔

جس طرح ذکر اثبات ونفی کے متعلق بیٹا حدیثیں آئیں ہیں، اسی طرح ذکر

اسم ذات مفرد کے متعلق بھی صحیح حدیث موجود ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ

عنه سے مروی ہے:

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي

الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ. صحيح مسلم (۹۱/۱)

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب

تک زمین میں اللہ اللہ کہنے والا رہے گا۔

اس حدیث میں صراحتہ دلالت ہے کہ اللہ اللہ کہنے والا قیامت تک رہیگا۔

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ اللہ کا ذکر کرنا بھی صحیح ہے۔

اجازت و خلافت خرقہ پوشی کا طریقہ کوئی نیا طریقہ نہیں، بلکہ یہ سنت  
 محدث کبیر عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی متوفی ۷۵ھ  
 علامہ ذہبی محمد بن محمد بن عثمان قایماز الذہبی متوفی ۴۸ھ  
 علامہ علانی خلیل بن کیرکدبی متوفی ۶۱ھ  
 علامہ عراقی عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمن العراقي متوفی ۸۰۶ھ  
 ابن الملقن عمر بن علی بن احمد المتوفی ۸۰۴ھ وغیرہم سے بھی ثابت ہے،  
 انھوں نے اپنے اکابر شیوخ سے بیعت و ارشاد سلوک الی اللہ کا راستہ سیکھا اور  
 اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ اور یہ تمام حضرات کبار محمدیوں میں سے  
 ہیں (دیکھئے: امداد الاحکام: ۱/۳۰۲)

ذکر کی مجالس کے انعقاد کا سلسلہ پرانے بزرگوں میں تو تھا ہی،  
 ہمارے بزرگوں میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی متوفی  
 ۱۳۱ھ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ، مولانا خلیل احمد امبیٹوی  
 متوفی ۱۳۲۶ھ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ، حضرت مولانا  
 حسین احمد مدنی متوفی ۱۳۷۷ھ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب متوفی  
 ۱۴۰۲ھ حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی متوفی ۱۴۱۷ھ۔ حضرت مولانا محمد  
 شفیق خان صاحب دامت برکاتہم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب  
 دامت برکاتہم۔ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم سہارنپور، حضرت  
 مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم وغیرہم سب کے یہاں ذکر کی  
 مجالس کا انعقاد سلسلہ در سلسلہ چلا آ رہا ہے۔

میرے والد ماجد حضرت اقدس مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم

و مہتمم و بانی مدرسہ مظاہر العلوم سلیم و دارالعلوم زکریا دیوبند اور میرے مخلص دوست  
 الحاج نعیم احمد صاحب زیدت الطافہ رکن شوری دارالعلوم زکریا دیوبند کا مشکور  
 ہوں نیز ان تمام مؤلفین و مصنفین جن کی کتابوں سے میں نے استفادہ کیا ہے، اور  
 عزیز طلباء کا جن کی کاوشوں سے یہ رسالہ مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول  
 فرمائے اور میرے لئے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

ابوالکلام

استاذ مدرسہ مظاہر العلوم سلیم و دارالعلوم زکریا دیوبند

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

بوقت پونے دس بجے صبح

ند دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے  
 تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

## ذکر اللہ کی چالیس فضیلتیں

﴿۱﴾ ذکر اللہ شیطان کو بھگاتا ہے

﴿۲﴾ اللہ کو خوش کرتا ہے

﴿۳﴾ فکر اور غم کو دور کرتا ہے

﴿۴﴾ خوشی اور فرحت کو پیدا کرتا ہے

﴿۵﴾ چہرہ کو منور کرتا ہے

﴿۶﴾ بندہ کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے، اس کا قرب پیدا کرتا ہے، اسکی

معرفت کا سبب بنتا ہے

﴿۷﴾ دل کو زندہ کرتا ہے

﴿۸﴾ بندہ اور رب کے مابین کی وحشت کو ختم کرتا ہے

﴿۹﴾ گناہوں کو معاف کراتا ہے

﴿۱۰﴾ مصیبتوں کے وقت بندہ کے کام آتا ہے

﴿۱۱﴾ سکینہ کے نازل ہونے، رحمت اور ملائکہ کے ڈھانکنے کا سبب بنتا ہے

﴿۱۲﴾ اسکی وجہ سے انسان غیبت، چغلیخوری، اور فحش باتوں سے بچ جاتا

ہے

﴿۱۳﴾ قیامت کے دن حسرت سے محفوظ ہو جاتا ہے

﴿۱۴﴾ تنہائی میں ذکر کرتے ہوئے اگر بندہ روتا ہے تو وہ اللہ کے عرش کے

سایہ میں قیامت کے دن جگہ پاتا ہے

﴿۱۵﴾ ذکر اللہ کی وجہ سے انسان اللہ کو بھولنے سے محفوظ ہو جاتا ہے



- ﴿۱۶﴾ ذکر اللہ کی وجہ سے بندہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے
- ﴿۱۷﴾ غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے
- ﴿۱۸﴾ ذکر اللہ جنت کے پودے ہیں
- ﴿۱۹﴾ قلب کو مستغنیٰ کر دیتا ہے، اور اسکی حاجتوں کو پورا کرتا ہے
- ﴿۲۰﴾ ذکر یکسوئی پیدا کرتا ہے
- ﴿۲۱﴾ حسرتوں، ہموم و افکار کو دور کر دیتا ہے
- ﴿۲۲﴾ بندہ کو آخرت سے قریب کرتا ہے اور دنیا سے دور کرتا ہے
- ﴿۲۳﴾ شیطان کے لشکر جو بندہ کے خلاف جمع ہو جاتے ہیں انکو الگ کرتا ہے
- ﴿۲۴﴾ ذکر اللہ خدا کے شکر کی اصل بنیاد ہے، جس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اس نے اسکا شکر ادا نہیں کیا
- ﴿۲۵﴾ اللہ کے پاس سب سے زیادہ معزز وہ ہے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے
- ﴿۲۶﴾ ذکر اللہ دل کی سختی کو دور کرتا ہے
- ﴿۲۷﴾ ذکر اللہ کی وجہ سے اللہ بندہ کو یاد کرتا ہے
- ﴿۲۸﴾ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں
- ﴿۲۹﴾ عبادتیں اللہ کے ذکر کیلئے ہی مشروع ہیں
- ﴿۳۰﴾ اللہ تعالیٰ ذا کرین کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتے ہیں
- ﴿۳۱﴾ ذکر اللہ دشواریوں کو آسان، مشکلوں کو ہلکی، معاملات کو آسان کر دیتا ہے

- ﴿۳۲﴾ ذکر اللہ وقت میں برکت پیدا کر دیتا ہے
- ﴿۳۳﴾ جو شخص ڈرا ہوا ہو اس کے علاج کیلئے ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شئی نافع نہیں ہے
- ﴿۳۴﴾ دشمنوں پر فتیابی کا راستہ ہے
- ﴿۳۵﴾ ذکر اللہ دل کی تقویت کا سبب ہے
- ﴿۳۶﴾ پہاڑ اور بنجر زمین پر جب ذکر کیا جاتا ہے تو وہ فخر کرتے ہیں
- ﴿۳۷﴾ ہمیشہ ذکر کرنا، راستوں میں، گھر میں، حضر میں، سفر میں اور مختلف مقامات پر بندہ کا اپنے لئے گواہوں کو جمع کرنا ہے
- ﴿۳۸﴾ ذکر کی لذت ایسی ہے کہ اس کے برابر کوئی لذت نہیں ہے
- ﴿۳۹﴾ ذا کر اپنے اندر فرشتوں کی شباهت پیدا کرتا ہے
- ﴿۴۰﴾ ذا کر اللہ کے حکموں کو پورا کرنے والا ہوتا ہے، خوشخبری :
- غافلین میں ذکر کرنے والا زندگی میں ہی جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھتا ہے۔ (مشکاة: باب ذکر اللہ عزوجل: ۲۲۳۸. الترغیب والترہیب: ۲۶۲۲)
- ## ذکر اللہ کے اصول
- علامہ نوویؒ متوفی ۶۷۶ھ نے اپنی کتاب الاذکار میں ذکر کے اصول بیان کئے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

اعلم انه ينبغي لمن بلغه شيء في فضائل الأعمال أن يعمل به ولو مرة واحدة ليكون من أهله، ولا ينبغي أن يتركه مطلقاً بل يأتي بما تيسر منه، لقول النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث المتفق على صحته: إذا أمرتكم بشيء فأتوا منه ما استطعتم۔

۱- جان تو! فضائل اعمال کی روایات اگر کسی شخص کے سامنے آئیں تو ان پر کم از کم ایک مرتبہ عمل کر لے تاکہ اسکا شمار اس حدیث پر عمل کرنے والوں میں ہو جائے خواہ مقدار کم ہی کیوں نہ ہو، اسکا ترک مناسب نہیں ہے، متفق علیہ حدیث میں ہے: کہ جس چیز کا میں تم کو حکم کروں اسکو اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم: يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف مالم يكن موضوعاً.

۲- علماء و محدثین اور فقہاء نے فرمایا ہے کہ فضائل اعمال ترغیب و ترہیب کی روایتیں اگرچہ ضعیف ہی کیوں نہ ہوں ان پر عمل کیا جائیگا، جب تک کہ وہ موضوع نہ ہوں، ان پر عمل کرنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔

اعلم أنه كما يُستحبُ الذكرُ يُستحبُ الجلوسُ في حِلِّ أهله، وقد تظاهرت الأدلة على ذلك، وسُتردُّ في مواضعها ان شاء الله تعالى

۳- سنو! جس طرح ذکر کرنا مستحب ہے اسی طرح ذکر کی مجلسوں میں بیٹھنا بھی مستحب ہے، اسکی دلیلیں بہت زیادہ ہیں جو اپنے موقع پر بیان کی جائیں گی۔

الذكريكون بالقلب، ويكون باللسان، والافضل منه ما كان بالقلب واللسان جميعاً، فان اقتصر على أحدهما فالقلب أفضل، ثم لا

ينبغي أن يترك الذكر باللسان مع القلب خوفاً من أن يُظنَّ به الرياء، بل يذكربهما جميعاً ويُقصدُ به وجهُ الله تعالى، وقد قدمنا عن الفضيل رحمه الله: أنَّ ترك العمل لأجل الناس رياء۔

۴- ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی، سب سے بہتر وہ ذکر ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہوا اگر کسی ایک پر اکتفاء کرنا چاہے تو دل کا ذکر افضل ہے (مراقبہ) یاد رکھو! ریا کاری کے خوف سے زبان و دل کے ذکر کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ ان دونوں سے ذکر کرنا چاہئے اور اللہ کی رضا کا طلبگار رہنا چاہئے۔ فضیل بن عیاض کا قول ہم نے نقل کیا ہے کہ لوگوں کے خاطر عمل کو چھوڑنا ریا کاری ہے۔

ولو فتح الانسان عليه باب ملاحظة الناس، والاحتراز من تطرُقِ ظنونهم الباطلة لانسدَّ عليه اكثرُ أبواب الخير، وضيع على نفسه شيئاً عظيماً من مهمات الدين، وليس هذا طريق العارفين۔

۵- اگر انسان لوگوں کے دیکھنے اور ریا کاری کے اندیشہ سے اعمال کو چھوڑ دیا تو خیر اور بھلائی کے بہت سے راستے بند ہو جائیں گے اور دین کے اہم امور ضائع ہو جائیں گے اور ترک عمل عارفین کا طریقہ نہیں ہے۔

أجمع العلماء على جواز الذكر بالقلب واللسان للمحدث والجنب والحائض والنفساء، وذلك في التسبيح والتهليل والتحميد والتكبير والصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم والدعاء وغير ذلك۔

۵- علماء نے اجماعاً یہ بات بتلائی ہے کہ حائضہ، نفساء، جنبی، محدث کو

سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، اور درود شریف اور دعاؤں کو پڑھنا جائز ہے۔

ينبغي أن يكون الذاكرُ على أكمل الصفات، فان كان جالساً في موضع استقبال القبلة وجلس متذليلاً متخشعاً بسكينة ووقار، مُطرقاً رأسه، ولو ذكر على غير هذه الاحوال جاز ولا كراهة في حقه، لكن ان كان بغير عذرٍ كان تاركاً للأفضل.

۶- ذکر کو چاہئے کہ وہ خوب صاف ستھرا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے عاجزی اور خشوع و خضوع سکون و وقار اور سر کو جھکا کر ذکر کرے، اگر یہ حالت نہ ہو تو بھی ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، البتہ بغیر عذر کرے ایسا کرے تو فضیلت کو چھوڑنے والا شمار کیا جائیگا۔

وينبغي أن يكون الموضع الذي يذكر فيه خالياً نظيفاً فانه أعظم في احترام الذكر المذكور، ولهذا مُدح الذكر في المساجد والمواضع الشريفة۔

جس مقام پر ذکر ہو اس کو صاف ہونا چاہئے اس لئے کہ اس سے ذکر کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، اسی وجہ سے مسجدوں اور اچھی جگہوں پر ذکر کرنے کی تعریف کی گئی ہے۔

وجاء عن الامام الجليل أبي ميسررضى الله عنه قال: (لا يذکر الله تعالى الا في مكان طيب) وينبغي أيضاً أن يكون فمه نظيفاً، فان كان فيه تغیر ازاله بالسواك، وان كان فيه نجاسة ازالها بال غسل بالماء، فلو ذكر ولم يغسلها فهو مكروه ولا يحرم، ولو قرأ القرآن وفمه نجس كره، وفي تحريمه وجهان لأصحابنا: أحدهما لا يحرم۔

امام جلیل ابو میسرث سے منقول ہے کہ اللہ کا ذکر پاک جگہ پر ہی کیا جائیگا، نیز ذکر کا منہ صاف ہونا چاہئے اگر اسکے منہ میں بد بد ہو تو مسواک سے اسکا ازالہ کر لینا چاہئے، اگر گندگی ہو تو پانی سے دھولے، اور اگر اسی کے ساتھ ذکر کر لیتا ہے اور دھوتا نہیں ہے تو مکروہ ہوگا حرام نہ ہوگا، البتہ اگر قرآن شریف کی تلاوت منہ میں نجاست کے ساتھ کریگا تو اسمیں ہمارے ائمہ سے دو قول نقل کئے گئے ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ حرام نہیں ہے۔

اعلم أنه الذكر محبوب في جميع الأحوال الا في أحوال ورد الشرع باستثنائها نذكر منها هنا طرفاً، اشارة الى ما سواه مما سيأتي في أبوابه ان شاء الله تعالى، فمن ذلك: أنه يُكره الذكرُ حالة الجلوس على قضاء الحاجة، وفي حالة الجماع، وفي حالة الخطبة لمن يسمع صوت الخطيب، وفي القيام في الصلاة، بل يشتغل بالقراءة، وفي حالة النعاس، المراد من الذكر حضور القلب، فينبغي أن يكون هو مقصودُ الذاكر فيحرص على تحصيله، ويتدبر ما يذكر، ويتعقل معناه، فالتدبر في الذكر مطلوبٌ كما هو مطلوبٌ في القراءة لا اشتراكهما في المعنى المقصود، ولهذا كان المذهبُ الصحيح المختار استحباب مدِّ الذاكر قول: لا اله الا الله، لما فيه من التدبر، وأقوال السلف وأئمة الخلف في هذا مشهورة، والله أعلم۔

۷- سنو! ذکر ہر حال میں مستحب ہے لیکن قضاء حاجت اور جماع کے وقت خطبہ سنتے وقت، اور اونگھ کے وقت ذکر نہ کرے۔ ذکر سے مقصود حضور قلبی ہے ذکر کا وہی مقصود ہونا چاہئے اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، جو کچھ زبان سے کہے اسکو سمجھے اور اسکے معنی پر غور کرے۔

۸- جس طرح قرآن کی تلاوت میں تدریس مطلوب ہے اسی طرح ذکر میں بھی تدریس مطلوب ہے اسی بنا پر لا الہ الا اللہ کھینچ کر پڑھنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔ ائمہ سابقین اور ان کے متبعین کے اقوال اس سلسلہ میں مشہور ہیں۔

ينبغي لمن كان له وظيفة من الذكر في وقت من ليل أو نهار، أو عقب صلاة أو حالة من الأحوال ففاته أن يتداركها ويأتي بها إذا تمكّن منها ولا يهملها، فإنه إذا اعتاد الملاماة عليهما لم يعرضها للتفويت، وإذا تساهل في قضائها سهل عليه تضييعها في وقتها۔

۹- ذکر کا جو وظیفہ مقرر ہو اور کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو دن و رات کے کسی وقت میں اسکو مکمل کر لے، کیونکہ اگر ایسا نہیں کیا جائیگا تو رفتہ رفتہ اس کے وقت میں بھی ضائع کرنے اور اسکو چھوڑنے کی عادت پڑ جائیگی۔

## مجالس ذکر

سرسری طور پر تلاش کے نتیجے میں جتنی حدیثیں باسانی مل گئیں، جو مجالس ذکر پر صراحت دلاتی ہیں، ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے، ورنہ وہ حدیثیں جس میں دلالت اس کا تذکرہ ہے وہ میثاق ہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز منصف مزاج اس مجموعہ کو قدر و احترام کی نظر سے ملاحظہ فرمائیں گے، اور ذکر کی مجالس میں خود بھی شریک ہوں گے، اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں گے۔

## مساجد میں ذکر کی مجالس

۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ" فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ

يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ" رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ، وَأَحَدُهُمَا حَسَنٌ، وَأَبُو يَعْلَى كَذَلِكَ۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۷۶/۱۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)

## ملائکہ کی مجالس ذکر میں حاضری

۲- عَنْ جَابِرٍ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ: "خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلَّهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحِلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْأَرْضِ فَارْتَعَوْا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ" قَالُوا: وَأَيْنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "مَجَالِسُ الذِّكْرِ، فَاعْدُوا وَرُوحُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ وَادْكُرُوهُ بِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللَّهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ"

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَالْبُزَارِيُّ، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى عُمَرَ، وَقَدَوْتُهُ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَضَعَفَهُ جَمَاعَةٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمْ رِجَالُ الصَّحِيحِ (مجمع الزوائد: ۷۷/۱۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: لوگو! اللہ کے فرشتوں کی جماعتیں ہوتی ہیں جو مجالس ذکر کے پاس اترتی اور ٹھہرتی ہیں، جنت کے باغوں میں خوب موج اڑاؤ۔ صحابہ نے

عرض کیا کہ جنت کے باغ کہاں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ذکر کی مجلسیں صبح و شام اللہ کے ذکر میں رہو، اور اپنے دلوں میں اس کو یاد کرو۔

جو شخص اللہ کے پاس اپنے مرتبہ کو جانا چاہے، وہ اپنے اندر دیکھ لے کہ اس نے اپنے اندر اللہ کو کس مقام پر رکھ رکھا ہے، بندہ خدا کو اپنے دل میں جس مقام پر رکھتا ہے اللہ بھی اس کو اسی مقام پر رکھتے ہیں۔

## ذکر کی مجلس میں بیٹھنے والوں کی مغفرت

۳ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - مَا جَلَسَ قَوْمٌ جَلَسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - فِيهِ فَيَقُومُونَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ" (رواه الطبرانی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ۷۷/۱۰)

حضرت سہیل بن حنظلہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر کے کھڑے ہوتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے اور تمہاری برائیاں نیکی سے بدل دی گئی ہیں۔

## ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کا قیامت کے دن اعزاز

۴ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - لَيُعْتَنَنَّ اللَّهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ، عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يُعْبِطُهُمُ النَّاسُ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ" قَالَ: فَجَنَّا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَلِّمْنَا لَنَا نَعْرِفُهُمْ. قَالَ: هُمْ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ، مِنْ قَبَائِلِ شَتَّى، وَبِلَادٍ شَتَّى،

يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَهُ" (رواه الطبرانی، وإسناده حسن - مجمع الزوائد: ۷۷/۱۰)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ موتیوں کے ممبروں پر ہونگے، لوگ ان پر رشک کرتے ہونگے، وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہونگے، ایک دیہات کے رہنے والے صحابی نے گھنٹوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے، مختلف جگہوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔

## ذکر کے حلقوں پر اللہ کی رحمت کا سایہ

۵- عَنْ أَنَسِ "عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ - قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ، يَطْلُبُونَ حِلَقَ الذِّكْرِ، فَاذَا اتَّوَا عَلَيْهِمْ وَحَفُّوا بِهِمْ، ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَتَيْنَا عَلَى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُونَ آيَاءَكَ وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَيَسْأَلُونَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، فَيَقُولُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى -: غَشَّوهُمْ رَحْمَتِي، فَيَقُولُونَ: يَارَبِّ إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَاءَ إِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اعْتِنَاقًا! فَيَقُولُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى -: غَشَّوهُمْ رَحْمَتِي، فَهَمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" رَوَاهُ الْبَزَّازُ مِنْ طَرِيقِ زَائِدَةَ بْنِ أَبِي الرَّقَادِ، عَنْ زِيَادِ النُّمَيْرِيِّ، وَكِلَاهُمَا وَثِيقٌ عَلَى ضَعْفِهِ، فَهَذَا إِسْنَادُهُ حَسَنٌ (مجمع الزوائد: ۷۷/۱۰)

حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے، جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے تو ان کو گھیر لیتی ہے پھر اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے، ہمارے رب ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن ایمان اسلام) کی بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ کے نبی محمد ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت و دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی میری رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔

## ذکر کی مجلس میں حاضر ہونے والوں پر انبیاء و شہداء کا رشک کرنا

۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: "عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ - وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ - رَجَالٌ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَعُشَى بِيَاضٍ وَجُوهَهُمْ نَظَرُ النَّاطِرِينَ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هُمْ؟ ! قَالَ: "هُمُ جَمَاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ، فَيَتَّقُونَ أَطْيَابَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْقِي آكِلُ التَّمْرِ أَطْيَابَهُ" (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَرَجَالُهُ مُؤْتَقُونَ مُسْنَدُ أَحْمَدَ (۲۳۲/۱۱))

حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا کہ: رحمن کے داہنے طرف اور ان کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں کچھ ایسے لوگ ہونگے کہ وہ نہ تو نبی ہونگے نہ شہید، انکے چہروں کی نورانیت دیکھنے والوں کو اپنے طرف متوجہ رکھے گی، ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کرتے ہونگے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے؟ ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہونگے جو مختلف خاندانوں سے اپنے گھر والوں سے اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے (ایک جگہ) جمع ہوئے تھے اور یہ سب اس طرح چھانٹ چھانٹ کر اچھی باتیں کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی کھجوریں چھانٹ کر نکالتا رہتا ہے۔

## مجلس ذکر میں شرکت کرنے والوں کا بدلہ جنت ہے

۷ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا غَنِيْمَةٌ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: "غَنِيْمَةٌ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ" (مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ وَمَنْبِعُ الْفَوَائِدِ (۷۸/۱۰))

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ذکر کی مجالس کا کیا اجر و انعام ہے؟ ارشاد فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر و انعام جنت ہے۔

## ذکر کرنے والوں سے اللہ کا قریب ہونا

۸ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِكَ ذَكَرْتُكَ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأْ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأٍ مِنْ الْمَلَائِكَةِ أَوْ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ، وَإِنْ ذَنُوتَ مِنِّي شَبْرًا ذَنُوتَ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَإِنْ

دَنُوتٌ مِّنِّي ذِرَاعًا دَنُوتٌ مِّنْكَ بَاعًا اِنْ اَتَيْتَنِي تَمْشِي اَتَيْتُكَ اَهْرُولُ“ قَالَ قَتَادَةُ: وَاللَّهِ تَعَالَى اَسْرَعُ بِالْمَعْفُورَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ۔) (مجمع الزوائد: ۷۹/۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے اگر تو مجھکو اپنے دل میں یاد کریگا تو میں تجھکو اپنے دل میں یاد کرونگا، اگر تو مجھکو کسی مجلس میں یاد کریگا تو میں تجھکو فرشتوں کی مجلس میں یاد کرونگا، یا آپ نے فرمایا: اس سے اچھی جماعت میں یاد کرونگا۔

اگر تو میرے ایک بالشت قریب ہوگا تو میں تجھ سے ایک ذراع قریب ہو جاؤنگا، اگر تو میرے سے ایک ذراع قریب ہوگا تو میں تجھ سے ایک باع قریب ہو جاؤنگا۔ اگر تو میرے پاس چلکر آئیگا تو میں تیرے پاس تیز چل کر آؤنگا۔

## ملائکہ کی مجلس میں ذکر کرنے والوں کا تذکرہ

۹۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : "قَالَ اللَّهُ - جَلَّ ذِكْرُهُ - : لَا يَذْكُرُنِي عَبْدٌ فِي نَفْسِهِ إِلَّا ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ مِنْ مَلَائِكَتِي، وَلَا يَذْكُرُنِي فِي مَلَأٍ إِلَّا ذَكَرْتُهُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى" (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔) (مجمع الزوائد: ۷۹/۱۰)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کوئی بندہ اپنے دل میں مجھکو یاد کرتا ہے تو میں ملائکہ کی جماعت میں اسکو یاد کرتا ہوں، اور جب کسی مجلس میں ذکر کرتا ہے تو انبیاء اور فرشتوں کے پاس اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔

## تنہائی و جماعت میں ذکر کرنے پر اجر

۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "قَالَ اللَّهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - : يَا ابْنَ آدَمَ، إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا ذَكَرْتُكَ خَالِيًا، وَإِذَا ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنَ الَّذِينَ تَذْكُرُنِي فِيهِمْ" رَوَاهُ الْبَزَّازُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ بَشَرٍ بِنِ مُعَاذِ الْعَقَدِيِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (۷۹/۱۰))

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے آدم کے بیٹے جب تو مجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں تجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہوں، جب تو مجلس میں مجھکو یاد کرتا ہے تو میں تجھکو تیری مجلس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔

## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجالس ذکر میں شرکت کرنے کا حکم

۱۱۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَعْضِ أَبِيَاتِهِ {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ} فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ، فَوَجَدَ قَوْمًا يَدْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى، مِنْهُمْ ثَائِرُ الرَّأْسِ، وَجَافِي الْجِلْدِ وَذُو الثُّوبِ الْوَاحِدِ، فَلَمَّا رَأَاهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَقَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مَنْ أَمَرَنِي اللَّهُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ" (مجمع الزوائد: ۷/۸۸)

حضرت عبدالرحمن بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ گھر میں تھے کہ

یہ آیت اتری {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ} ترجمہ: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں نبی کریم ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے، خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لنگی ان کے پاس ہے) نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود ان کے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔

## ذکر کے حلقے جنت کے باغ ہیں

۱۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "حَلِيقُ الذِّكْرِ" (الترغيب والترهيب لقوام السنة: ۱۷۲/۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں جاؤ تو خوب چرو، صحابہ نے عرض کیا: جنت کے باغ کیا ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔

## اللہ کا فرشتوں کے سامنے ذاکرین پر فخر کرنا

۱۳۔ عن معاوية رضي الله عنه أنه قال: خرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - على حَلِيقَةٍ من أصحابه، فقال: "مَا جَلَسْتُمْ؟" قالوا: جلسنا

نذُكِرُ اللهَ تعالى، ونحمدُه على ما هدانا للإسلام، وَمَنْ اللهُ به علينا، قال: "اللَّهُ مَا أَجْلَسْتُمْ إِلَّا ذَاكَ؛ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ، قال: {أَمَّا نِي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ نُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ}" (الترغيب والترهيب ۲/۲۵۹)

حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا؟ تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکر ادا کرنے کیلئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے قسم اس لئے نہیں لی کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، بلکہ بات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے، اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔

## ذکر اللہ سکینہ اور رحمت کے نزول کا سبب ہے

۱۴۔ عن أبي سعيد الخدري، وأبي هريرة رضي الله عنهما؛ أنهما شهدا على رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أنه قال: "لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِيمَنْ عِنْدَهُ" (ترمذي رقم الحديث: ۳۳۷۸)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری دونوں حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو



فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سیکنہ ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

## فرشتوں کا مجلس ذکر تلاش کر کے اسمیں حاضر ہونا

۱۵۔ عن أنس رضي الله عنه: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم: "إذا مررتُم برياض الجنة فارتعوا" قالوا: وما رياض الجنة؟ قال: حلق الذكر" (مجمع الفوائد، رقم الحديث: ۹۲۰۶)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت کے باغوں پر گزرتو تو خوب چرو، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔

۱۶۔ عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا" قالوا: وأين لنا رياض الجنة في الدنيا؟! قال: "إنها مجالس الذكر" (تحفة الأبرار: ۲۶/۱)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنت کے باغوں پر گزرتو تو خوب چرو صحابہ نے عرض کیا دنیا میں جنت کے باغ کہاں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ وہ ذکر کی مجلسیں ہیں۔

۱۷۔ عن أنس، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - قال: إن لله سيارة من الملائكة يطلبون حلق الذكر، فإذا أتوا عليهم حفوا بهم، وبعثوا رائداهم إلى السماء، إلى رب العزة، فيقولون - وهو أعلم: أتينا على عباد من عبادك يعظمون آلاءك ويتلون كتابك، ويصلون على نبيك، ويسألون لآخرتهم دنياهم، فيقول: غشوهم رحمتي، فيقولون: يارب، إن فيهم فلانا الخطاء

إِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اغْتِنَاقًا! فَيَقُولُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى -: غَشَوْهُمْ رَحْمَتِي، فَهُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" (مسند أحمد: ۱۵/۱۵۷)

حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے تو ان کو گھیر لیتی ہے پھر اپنا ایک قاصد (پیغام دیکر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے، وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے ہمارے رب ہم ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں کی بڑائی کر رہے ہیں آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں آپ کی نبی محمد ﷺ پر درود شریف بھیج رہے ہیں، اور اپنی آخرت و دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (میری رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کی بریاں نیکیوں سے بدل دیجاتی

## ہیں

۱۸۔ عن أنس بن مالك، عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: "مأمِنٌ قَوْمٌ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ، لَا يُرِيدُونَ بَدَالِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَوْمًا مَغْفُورًا لَكُمْ، قَدْ بَدَلَتْ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ (مجمع الزوائد ومنع الفوائد: ۱۰/۷۶)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اٹھ جاؤ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔

## سب سے بہترین عمل مجلسِ ذکر میں شرکت ہے

۱۹۔ عن ابن السّمَاك قال: رأيتُ مسعراً في النوم فقلتُ: أيُّ الأعمالِ وَجَدتُ أفضلَ؟ قال: مَجَالِسُ الذِّكْرِ (التَّوَجُّبُ وَالتَّهْيِيبُ لِقَوَامِ السَّنَةِ: ۱۷۲/۲)

ابن سماک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر بن کدام رحمۃ اللہ کو خوب میں دیکھا تو پوچھا: کہ آپ نے سب سے افضل کس چیز کو پایا تو انھوں نے فرمایا: ذکر کی مجالس کو۔

## مجالسِ ذکر کے التزام کا حکم

۲۰۔ عن الحسن البصري، عن أبي رزين العقيلي - رضى الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا أبا رزين: ألا أدلك على مَلَأِكَ الأَمْرِ الذِّي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الذِّكْرِ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ بِذِكْرِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ مَا اسْتَطَعْتَ وَأَحِبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، يَا أبا رزين: أَشَعْرَتُ أَنْ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِراً أَحَاهُ فِي اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ - شِيعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ - يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِنَّهُ قَدَّرَ حَلَّ فَيْكٍ فَصَلِّهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ جَسَدَكَ فِي ذَلِكَ فَافْعَلْ)) (غاية المقصد في زوائد المسند: ۴/۲۸۱)

حضرت ابورزین عقیلیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابورزین: کیا تم کو دین کی بنیادی چیزیں نہ بتاؤں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر لو، تو انھوں نے کہا کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھا کرو، اور تنہائی میں بھی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھو، اور اللہ ہی کیلئے محبت و بغض رکھو، اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب ایک آدمی اپنے گھر سے اپنے بھائی کی زیارت کیلئے نکلتا ہے تو اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں جو اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، کہتے ہیں: ہمارے رب یہ شخص آپ کے راستہ میں نکلا ہے آپ ان پر رحمت نازل فرمائیں اگر تم اپنے جسم کو اس کام میں لگانے کی استطاعت رکھتے ہو تو ایسے ہی کرو۔

## مجالسِ ذکر منعقد کی جانے والی جگہ کی فضیلت

۲۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: مَا مِنْ بُقْعَةٍ يُذَكِّرُ اللَّهُ عَلَيْهَا بِصَلَاةٍ أَوْ بِذِكْرٍ إِلَّا اسْتَبَشَّرَتْ بِذَلِكَ إِلَى مُنْتَهَاهَا إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ، وَفَخَرَّتْ عَلَى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَقُومُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ إِلَّا تَزَحَّرَفَتْ لَهُ الْأَرْضُ" رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى. (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة: ۴۹/۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس قطعہ زمین پر نماز یا ذکر کے ذریعہ سے اللہ کو یاد کیا جاتا ہے تو زمین کا وہ حصہ ساتوں زمینوں کے اخیر تک کی زمینوں کے سامنے خوش ہو جاتا ہے اور اپنے ارد گرد

جو دکھیں ہیں ان پر فخر کرتا ہے، جو بندہ کسی جنگل کی زمین میں نماز کیلئے کھڑے ہو جاتا ہے تو وہ زمین اس کے لئے آراستہ ہو جاتی ہے۔

## ذکر کی مجلس کو لازم پکڑیں

۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "أَفْضَلُ الرِّبَاطِ أَنْتَظَارُ الصَّلَاةِ، وَلِزُومُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي ثُمَّ يَقْعُدُ فِي مَقْعَدِهِ إِلَّا لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ حَتَّى يُحْدِثَ أَوْ يَقُومَ" - (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسند العشرة: ۶/۳۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہترین رباط، نماز کا انتظار کرنا، اور مجالس ذکر کو لازم پکڑ لینا ہے، جب کوئی بندہ نماز پڑھتا ہے پھر اسی جگہ وہ بیٹھ جاتا ہے، تو فرشتے اس کیلئے دعاء کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو جائے، یا حدیث کر دے۔

عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "تَبَادَرُوا رِيَاضَ الْجَنَّةِ - قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلْقُ الذِّكْرِ" - هَذَا إِسْنَادًا رَوَاهُ ثِقَاتٌ - (كنز العمال ۲/۲۴۱)

حضرت علاء بن زیاد سے مروی ہے کہ ان کو حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث پہونچی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت کے باغوں کی طرف سبقت کرو، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔

## صحابہ کا ذکر کی مجلس میں شرکت

۲۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ عَلِيَّ

أصحابه فقال: ما أجلسكم؟ قالوا: جلسنا نذكر الله - عز وجل قال: والله ما أجلسكم إلا ذاك؟ قالوا: والله ما أجلسنا إلا ذاك - قال: أما إنني لم أستحلفكم تهمَةً لكم، وما كان أحد من أصحاب رسول الله ﷺ بمنزلي من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أقل حديثاً عنه مني، وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أصحابه وهم يذكرون الله - عز وجل - فقال: ما أجلسكم؟ قالوا: جلسنا نذكر الله - عز وجل وما من به علينا من الإسلام، وهدانا بك، فقال: والله ما أجلسكم إلا ذاك؟ قالوا: - والله ما أجلسنا إلا ذاك قال -: أما إنني أستحلفكم تهمَةً لكم، ولكن جبريل أتاني فأخبرني أن الله - عز وجل - يباهي بكم الملائكة - (صحيح مسلم: ۴/۲۱۰۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کس نے تم کو بٹھایا ہے۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے ذکر کے لئے ہم بیٹھے ہوئے ہیں، انھوں نے کہا: بخدا تم اسی کیلئے بیٹھے ہوئے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: خدا کی قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں، پھر حضرت معاویہ نے فرمایا: میں نے کسی شک و شبہ کی وجہ سے قسم نہیں لی ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں بہت کم حدیثیں بیان کرنے والا ہوں، ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے، اور ارشاد فرمایا: کس چیز نے تم کو بٹھایا ہے، انھوں نے عرض کیا: ہم اللہ کے ذکر کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نیز اللہ نے ہم کو اسلام عطا کر کے جو احسان فرمایا ہے، اور آپ کے ذریعہ سے ہم کو ہدایت دی ہے اسکا تذکرہ کر رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم اسی لئے آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں؟ صحابہ نے جواب میں عرض کیا: بخدا ہم کو اسی چیز نے بٹھایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: کسی شک کی وجہ سے میں نے قسم نہیں کھلوائی ہے، بات یہ ہیکہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے، انھوں نے مجھ کو بتلایا: کہ اللہ تعالیٰ تم پر فخر کر رہے ہیں۔

## ذکر کی مجلس کے متعلق صحابہ کے ارشادات

۲۴۔ عن ابن مسعود قال: "محالس الذکر محیة للعلم، وتحدث للقلوب خشوعاً" (اتحاف الخیرة المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ: ۶/۳۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ذکر کی مجالس علم کو زندہ کرتی ہیں اور دلوں میں خشوع پیدا کرتی ہیں۔

۲۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ نَفَرًا كَانُوا فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْهَدُونَ الْفَجْرَ وَيَجْلِسُونَ عِنْدَ قَاصِّ الْجَمَاعَةِ، فَإِذَا سَلَّمَ تَنَحَّوْا إِلَى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَيَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ حَتَّى يَتَعَالَى النَّهَارُ، فَأَخْبِرَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِمْ فَجَاءَ يَهْرُولٌ أَوْ يَسْعَى فِي مَشِيَّتِهِ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: جِئْتُ أُبَشِّرُكُمْ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا رَزَقَكُمْ أَنْ نَفَرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَبُهُ قَالَ: كَانُوا يَصْنَعُونَ نَحْوًا مِمَّا تَصْنَعُونَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَحْكِيهِ فِي مَسِيَّتِهِ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: أُبَشِّرُوا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ۔ (الدعاء للطبراني: ص: ۵۳۰) المعجم الكبير للطبراني: (۳۶۳/۱۹)

محمد بن کعب سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت معاویہ کے زمانہ میں فجر کی

نماز میں آتے، اور جماعت سے دور ہو کر ایک طرف بیٹھتے، جب امام سلام پھیر دیتا ہو تو مسجد کے کنارہ چلے جاتے، اور اللہ کا ذکر کرتے، اور اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے یہاں تک کہ دن چڑھ جاتا، حضرت معاویہ کو اسکی خبر دی گئی، تو وہ تیز چلکر آئے، یاد دڑتے ہوئے آئے، اور ان کے پاس آکر کھڑے ہو گئے، اور فرمانے لگے: اللہ نے جس کام کی آپ لوگوں کو توفیق دی ہے، اس پر اللہ کی جانب سے خوشخبری سنانے کیلئے آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے وہی کام کیا جو آپ لوگ کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو اسکی اطلاع دی گئی تو آپ تشریف لائے، گویا میں آپ ہی کی طرح ہی چلکر آیا ہوں، اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے خوشخبری سنو، اللہ عزوجل تم پر ملائکہ کے سامنے فخر کر رہے ہیں۔

۲۶۔ قَالَ عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى نَفَرٍ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، يُذَكِّرُهُم بِاللَّهِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَكَرَ أَصْحَابُكَ" فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْتَ أَحَقُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا إِنَّكُمْ الْمَلَأَ الَّذِي أَمَرَنِي اللَّهُ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ" ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِمْ {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ} [الكهف: ۲۸] لآيَةٍ، ثُمَّ قَالَ: "مَا قَعَدَ عِدَّتْكُمْ قَطُّ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَعَدَ مَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَإِنْ حَمِدُوا اللَّهَ حَامِدُوهُ، وَإِنْ سَبَّحُوا اللَّهَ سَبَّحُوهُ، وَإِنْ كَبَرُوا اللَّهَ كَبَرُوهُ، وَإِنْ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ أَمَّنُوا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى رَبِّهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، يَقُولُ: أَيْنَ وَمِنْ أَيْنَ؟ يَقُولُونَ: رَبَّنَا عَبَدْنَاكَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَكَرْنَاكَ فَذَكَرْنَاكَ، يَقُولُ: قَالُوا مَاذَا؟ قَالُوا:

رَبَّنَا حَمِدُوكَ، قَالَ: أَنَا أَوْلَىٰ مِنْ عَبْدٍ، وَأَحَقُّ مِنْ حَمِيدٍ، قَالُوا: رَبَّنَا سَبَّحُوكَ، قَالَ: مِدْحَتِي لَا تَبْغِي لِأَحَدٍ غَيْرِي، قَالُوا: رَبَّنَا كَبَّرُوكَ، قَالَ: لِي الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، قَالُوا: رَبَّنَا اسْتَغْفِرُوكَ، قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالُوا: رَبَّنَا إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا وَفُلَانًا، قَالَ: هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْتَقِي بِهِمْ جُلَسَاؤُهُمْ، قَالَ عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَوَافَقَ أَبِي فِي الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ”رَبَّنَا إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا، قَالَ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْتَقِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ“ قَالَ عُمَرُ: وَأَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ، عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ”يَقُولُونَ: إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا أَخْطَاءً، قَالَ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْتَقِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ“، كَذَرَاوَاهُ خَلَادٌ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِيُّ مُجَرَّدًا عَنْ عُمَرَ (حلبة الاولياء وطبقات الأصفياء: ۵/۱۱۷)

عمر بن ذر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے، اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ نصیحت فرما رہے تھے، جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو خاموش ہو گئے، آپ نے فرمایا: نصیحت جاری رکھو، انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نصیحت فرمائیں وہی سزاوار ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سنو تمہاری جماعت وہ ہے جس کے متعلق مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ بیٹھوں، پھر آپ ﷺ نے (وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ) والی آیت تلاوت فرمائی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری کوئی زمین والی جماعت اللہ کے ذکر میں لگ جاتی ہے تو ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھ جاتی ہے، اگر وہ اللہ کی حمد کرتے ہیں تو فرشتہ بھی اللہ کی تعریف کرتے ہیں، اگر بندے اللہ کی تسبیح

کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ اکبر کہتے ہیں تو فرشتے بھی اللہ اکبر کہتے ہیں، اگر وہ استغفار کرتے ہیں تو وہ آمین کہتے ہیں۔

پھر یہ فرشتے اللہ کے پاس لوٹتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ اللہ جانتے ہیں، کہاں کہاں سے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں ہمارے پروردگار آپ کے کچھ بندے زمین میں آپ کا ذکر کر رہے تھے ہم ان کے ساتھ ذکر کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے: انھوں نے کیا کہا! تو فرشتے جواب دیتے ہیں! ہمارے پروردگار، انھوں نے آپ کی تعریف کی۔

اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں: جس کی بھی عبادت کی جائے اس میں سب سے اولیٰ میں ہی ہوں، اور تعریف کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں، فرشتے کہتے ہیں کہ: ہمارے پروردگار آپ کی پاکی بیان کی، اللہ فرماتے ہیں میری تعریف میرے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں ہے، فرشتے کہتے ہیں ہمارے پروردگار: آپ کی بڑائی بیان کی، اللہ جواب میں فرماتے ہیں: میرے لئے ہی آسمان اور زمین میں بڑائی ہے اور میں زبردست ہوں اور حکمت والا ہوں فرشتے کہتے ہیں: کہ انھوں نے آپ سے معافی مانگی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں تم گواہ رہو میں نے ان کو معاف کر دیا۔ فرشتے کہتے ہیں: کہ ہمارے پروردگار اس میں فلاں اور فلاں (گنہگار بندے) تھے۔ اللہ جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا (میری رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

۲۷ - حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ إِلَىٰ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، فَذَكَرْنَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهَا، فَقَالُوا: لَعَلَّنَا قَدْ أَمَلْنَاكَ؟ قَالَتْ تَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ قَدْ أَمَلْتُمُونِي، فَقَدْ طَلَبْتُ الْعِبَادَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا

أَشْفَى لِمَصْدِرِي وَلَا أَحْرَى أَنْ أُصِيبَ بِهِ الدِّينَ مِنْ مَجَالِسِ الدِّكْرِ“ (سنن الترمذی: ۵/۵۳۲)

حضرت عون بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے، پھر لوگوں نے عرض کیا کہ: شاید ہم نے آپ کو بے قرار کر دیا، انہوں نے فرمایا، تم سمجھتے ہو کہ تم نے جھکو بے قرار کر دیا، میں نے عبادت کو ہر ایک چیز میں ڈھونڈا، لیکن میرے دل کو سکون دینے والی، اور دل میں دین کو بیدار کرنے والی میں نے مجالس ذکر سے زیادہ کسی چیز کو نہیں پایا۔

## ذکر کی مجلسوں کے متعلق بعض فقہاء کے اقوال

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمہ رحمۃ اللہ متوفی ۷۲۸ھ سے ذکر جہری کے متعلق ایک سوال کیا گیا سوال وجواب یہ ہے:

فِي رَجُلٍ يُنَكِّرُ عَلَى أَهْلِ الدِّكْرِ، يَقُولُ لَهُمْ: هَذَا الدِّكْرُ بَدْعَةٌ وَجَهْرُكُمْ فِي الدِّكْرِ بَدْعَةٌ، وَهُمْ يَفْتَتِحُونَ بِالْقُرْآنِ وَيَخْتَتِمُونَ، ثُمَّ يَدْعُونَ لِلْمُسْلِمِينَ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَيَجْمَعُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّكْبِيرَ وَالْحَوْقَلَةَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالْمُنْكَرُ يَعْمَلُ السَّمَاعَ مَرَّاتٍ بِالتَّصْفِيْقِ وَيَبْلُ الدِّكْرَ فِي وَقْتِ عَمَلِ السَّمَاعِ -  
الْجَوَابُ: الإِجْتِمَاعُ لِذِكْرِ اللَّهِ وَاسْتِمَاعُ كِتَابَةِ الدُّعَاءِ عَمَلٌ صَالِحٌ، وَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبَاتِ وَالْعِبَادَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ، فَفِي الصَّحِيحِ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ: ”إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ، فَإِذَا مَرُّوا بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ“ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: ”وَجَدْنَا هُمْ يُسَبِّحُونَكَ وَيُحْمَدُونَكَ“ لَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا أَحْيَانًا فِي

بَعْضِ الْأَوْقَاتِ وَالْأَمْكَانَةِ، فَلَا يُجْعَلُ سُنَّةَ رَاتِبَةٍ يُحَافِظُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمُدَاوِمَةَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْحَمَسِ فِي الْجُمُعَاتِ وَمِنْ الْجُمُعَاتِ وَالْأَعْيَادِ وَنَحْوِ ذَلِكَ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۳۸۴/۲)

سوال: ایک شخص ذکرین پر نکیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ذکر بدعت ہے اور باواز بلند ذکر کرنا بدعت ہے۔

حالانکہ یہ حضرات قرآن اول سے آخر تک تلاوت کرتے ہیں زندہ، مردہ مسلمانوں کیلئے دعا کرتے ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اکبر، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، اور یہ انکار کرنے والا آدمی گانے بجانے میں لگا رہتا ہے تالیاں بجاتا ہے ذکر کے سننے کے وقت ذکر کو خراب کرتا ہے۔

جواب: اللہ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اور اللہ کی کتاب کو سننے کے لئے اور دعا کیلئے اکٹھا ہونا، ایک نیک عمل ہے۔ عبادتوں میں افضل ترین عبادت ہے، مختلف اوقات میں اللہ کے قرب حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے فرشتوں کے قافلے ہوتے ہیں، جب وہ ان لوگوں کے پاس سے گذرتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں: آؤ تمہاری ضرورت کی جانب، آخری حدیث تک اس میں یہ بھی ہے کہ: ہم نے ان کو پایا وہ تیری پاکی اور تیری تعریف کرتے ہیں، لیکن یہ کبھی کبھی بعض اوقات میں ہو اور بعض جگہوں پر مگر اسکو مستقل نہ کرے مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ سے مسنون ہے لیکن پانچوں نمازوں کی طرح

پابندی اور التزام نہ ہونا چاہئے کبھی کبھی ہونی چاہئے۔

ہمارے حضرت اقدس مفتی محمد حسن گنگوہی (متوفی ۱۳۱۱ھ) ایک سوال

کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

ونص الشعر انى فى ذكر الذاكر للمذکور والشاكر للمشکور مالفظه  
وأجمع العلماء سلفا وخلفاء على استحباب ذكر الله تعالى جماعة فى  
المساجد وغيرها من غير نكير الا ان يشوش جهر هم بالذکر على نائم او  
مصل او قارى قرآن كما هو مقرر فى كتب الفقه طحطاوى على مراقى  
الفلاح ص ۱۸۵ وقد حرر المسئلة فى الخيرية وحمل ما فى الفتاوى  
القاضى خان على الجهر المضر وقال ان هناك احاديث اقتضت طلب  
الجهر واحاديث طلب الاسرار والجمع بينهما بان ذلك يختلف باختلاف  
الاشخاص والاحوال فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تأذى المصلين  
او النيام والجهر افضل حيث خلا مما ذكر لانه اكثر عملا ولتعدى فائدته  
الى السامعين ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه  
اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط (رد المحتار ۲۸۴/۵)

عبارات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ذکر بالجہر بلا اختلاف جائز بلکہ مستحب ہے  
البتہ کسی عارض کی وجہ سے ممنوع ہو جائیگا، مثلاً نمازیوں یا تلاوت کرنے والوں کو  
اذیت ہو یا ریاضت کا خوف ہو تو ایسی حالت میں آہستہ ذکر کرنا چاہئے (فتاویٰ  
محمودیہ: ۴/۳۲۹ گجرات) علامہ جموی (متوفی: ۱۰۹۸ھ) غزنیون البصائر شرح  
الاشباہ والنظائر میں تحریر فرماتے ہیں: وأما رفع الصوت بالذکر فجائز.  
(۶۱/۴) باواز بلند ذکر کرنا جائز ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ سے ان کے کسی طالب علم نے

ذکر جہری کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے نتیجہ الفکر فی الجہر بالذکر کے نام سے  
ایک تفصیلی جواب تحریر فرمایا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى۔ و سلام على عباده الذين اصطفى۔ سالت أكرمك الله  
عما أعتاده السادة الصوفية من عقد حلق الذكر والجهر به في المساجد  
ورفع الصوت بالتهليل وهل ذلك مكروه أولا۔

الجواب۔ إنه لا كراهة في شيء من ذلك وقد وردت أحاديث تقتضي  
استحباب الجهر بالذکر وأحاديث تقتضي استحباب الأسرار به والجمع  
بينهما أن ذلك يختلف باختلاف الأحوال والاشخاص كما جمع النووي  
بمثل ذلك بين الأحاديث الواردة باستحباب الجهر بقراءة القرآن والوردة  
باستحباب الأسرار بها وهما أن أبين ذلك فصلا فصلا۔

ذکر الأحاديث الدالة على استحباب الجهر بالذکر تصريحاً أو التزاماً۔

میرے عزیز تم نے یہ سوال کیا کہ صوفیہ عظام مسجدوں میں ذکر کے حلقے قائم  
کرتے ہیں اور ذکر بالجہر کرتے ہیں کیا وہ مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے، بہت سی حدیثیں اس بات پر  
دلالت کرتی ہیں کہ ذکر بالجہر مستحب ہے جبکہ بہت سی حدیثیں اس کو بالسر کرنے پر  
دلالت کرتی ہیں۔

ان دونوں روایتوں میں جمع کی شکل یہ ہے کہ احوال و اشخاص کے اعتبار سے  
اس میں حکم مختلف ہو جائیگا، جیسا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں  
حدیثوں کو جمع کیا ہے اب میں اس کی تفصیل سناتا ہوں۔

## ذکر جہری کے مستحب ہونے پر صراحتاً یا التزاماً دلالت

### کرنیوالی حدیثیں کا تذکرہ

(الحديث الأول) أخرج البخارى عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ، وَالذَّكَرُ فِي الْمَلَأِ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ جَهْرٍ إِذَا ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ" صحيح البخارى (۱۲۱/۹)

پہلی حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ فرماتا ہے: کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اسکا تذکرہ کرتا ہوں، اور مجمع میں تذکرہ جہر کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔

(الحديث الثانى) أخرج البزار والحاكم في المستدرک وصححه عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَأْتِيهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلَّهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الدِّكْرِ فِي الْأَرْضِ، فَارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ" قَالُوا: وَأَيْنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "مَجَالِسِ الدِّكْرِ، فَاعْدُوا وَرُوْحُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ، الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيحِينَ لِلْحَاكِمِ (۶۷۱/۱)

دوسری حدیث: بزار اور حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت جابرؓ سے اس حدیث کو تخریج کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو بیشک اللہ کے فرشتوں کی ایک چلنے پھرنے والی جماعت ہے جو زمین پر منعقد ذکر کی مجلسوں میں شریک ہوتی ہے، لہذا تم ریاض الجنۃ میں خوب چرو، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ریاض الجنۃ کہاں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ ذکر کی مجلسیں ہیں، تم صبح شام اللہ کا ذکر کیا کرو۔

(الحديث الثالث) أخرج مسلم والحاكم واللفظ له عن أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، "إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَأَ كُكَّةً سَيَّارَةً، فَضَلًّا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الدِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلُؤُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا، أَيُّ رَبِّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ، قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَني؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَعْفِرُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا، قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَا، إِنَّمَا رَمَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" صحيح مسلم (۲۰۶۹/۴)

تیسری حدیث: مسلم اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کی تخریج



کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو زمین میں ذکر کی مجلسوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی رہتی ہیں جب وہ کسی ذکر کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں تو سب فرشتے ملکر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، اللہ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب میں کہتے ہیں: کہ ہم آپ کے ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تسبیح و تحمید، تکبیر اور لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور دعاء کر رہے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں۔ تو اللہ سوال کرتا ہے: کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں حالانکہ وہ خود خوب جاننے والا ہے، تو کہتے ہیں: کہ جنت کا سوال کر رہے ہیں، تو اللہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسکو دیکھا ہے؟ کہتے ہیں: کہ نہیں! اے ہمارے پروردگار، اللہ پوچھتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ پھر اللہ پوچھتا ہے کہ وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کے متعلق خوب جانتا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: کہ جہنم سے، پھر اللہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے اسکو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں! اللہ پوچھتا ہے اگر دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟

فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں، فرمایا: پھر اللہ کہتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے، اور جو کچھ انہوں نے مانگا ہے میں نے دیدیا، اور جس چیز سے وہ پناہ مانگ رہے ہیں میں نے ان کو اس سے پناہ دیدی، تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے پروردگار ان میں ایک گنہگار بندہ بھی ہے جو وہاں سے گذرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا، تو اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو بھی معاف کر دیا وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

(الحديث الرابع) أخرج مسلم والترمذی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، وَعَشِيَّتُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔ سنن الترمذی (۳۲۱/۵)

چوتھی حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکیں ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں (مسلم، ترمذی)

(الحديث الخامس) أخرج مسلم والترمذی عن معاوية أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من أصحابه، فقال: ما يجلسكم، قالوا: جلسنا نذكر الله ونحمده، فقال: انه أتاني جبرئيل فأخبرني ان الله يباهي بكم الملائكة۔

پانچویں حدیث: حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے، اور سوال کیا کہ تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ تو انہوں نے کہا: کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حمد کرنے بیٹھے ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے بتایا: کہ اللہ ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتے ہیں۔ (دیکھئے مسلم ۴۷۰۱۔ ترمذی: ۳۲۷۹)

(الحديث السادس) أخرج الحاكم وصححه والبيهقي في شعب الایمان عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْثَرُوا ذِكْرَ اللَّهِ حَتَّى يَقُولُوا مَجْنُونًا۔

چھٹی حدیث: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرو حتیٰ کہ لوگ تمکو مجنون کہیں (حاکم، بیہقی شعب الایمان)۔

(الحديث السابع) أخرج البيهقي في شعب الایمان عن أبي الجوزاء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أكثروا ذکر اللہ حتی یقول المنافقین أنکم مراؤون۔ مرسل۔  
ووجه الدلالة من هذا والذي قبله أن ذلك إنما یقال عند الجهر دون الاسرار۔

ساتویں حدیث: حضرت ابوالجوزاءؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرو حتیٰ کہ منافقین کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔ (یہ حدیث مرسل ہے) (شعب الایمان: ۲/۶۳، رقم: ۵۲۴)  
ان دونوں حدیثوں سے دلالت اس طرح ہوگی کہ مجنون اور ریاکار اسی وقت کہا جائیگا جب کہ آدمی ذکر جہری کرے۔

(الحديث الثامن) أخرج البيهقي عن أنس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا، قالوا یا رسول اللہ: وما رياض الجنة؟ قال حلق الذكر۔

آٹھویں حدیث: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ جب تم ریاض الجنۃ کے پاس سے گزرو تو خوب اچھی طرح چرو، صحابہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ ریاض الجنۃ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر کے حلقے۔ (بیہقی، ترمذی: ۳۵۱)

(الحديث التاسع) أخرج بقي بن مخلد عن عبد اللہ بن عمرو أن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین أحد المجلسین یدعون اللہ ویرغبون إلیہ، والآخر یعلمون العلم، فقال: کلا المجلسین خیر وأحدہما أفضل من الآخر۔

نویں حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا گذر دو مجلسوں پر ہوا ان میں سے ایک مجلس والے اللہ کے ذکر میں مشغول تھے، اور اللہ کی طرف رغبت کر رہے تھے، اور دوسری مجلس والے علم سکھا رہے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا دونوں مجلسیں خوب ہیں، اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے (بقی بن مخلد)

(الحديث العاشر) أخرج البيهقي عن عبد اللہ بن مغفل قال: قال رسول اللہ ﷺ ما من قوم اجتمعوا یدكرون اللہ إلا ناداهم مناد من السماء: قوموا مغفور الکم، قد بدلت سیأتکم حسنات۔

دسویں حدیث: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیلئے جمع ہوں تو آسمان سے ایک فرشتہ منادی کرتا ہے کہ تم کھڑے ہو جاؤ تم کو بخش دیا گیا ہے، اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے (شعب الایمان بیہقی: ۵۳۴، جلد: ۱/۱۰۱)

(الحديث الحادي عشر) أخرج البيهقي عن أبي سعيدٍ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: یقول الربُّ یومَ القیامة: سيعلم أهلُ الجمعِ یومَ من أهلِ الکرمِ وقیل: من أهلِ الکرمِ، یارَسُولَ اللہِ؟ قال: مَجَالِسُ الذِّکْرِ فی الْمَسَاجِدِ“ شعب الایمان (۲/۷۱)

گیارہویں حدیث: حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے

ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ عزت و احترام والے لوگ کون ہیں؟ عرض کیا گیا یا رسول! یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں! ارشاد فرمایا کہ مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)۔ (شعب الایمان رقم: ۵۳۱)

(الحديث الثانی عشر) أخرج البيهقي عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَبَلِ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهِ يَا فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ ذَاكِرٌ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ اسْتَبَشَّرَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَنْفَطِرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخْرُ الْجِبَالُ هَذَا {يَسْمَعُونَ الزُّورَ وَلَا يَسْمَعُونَ الْخَيْرَ} (شعب الایمان ۷۳/۲)

بارہویں حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں: کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر پکارتا ہے، اے فلاں کیا آج تم پر سے کوئی اللہ کا ذکر کرتا ہوا گذرا ہے؟ اگر وہ ہاں کہتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے، پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَنْفَطِرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخْرُ الْجِبَالُ هَذَا { اور فرمایا کہ کیا وہ جھوٹ سنتے ہیں اور خیر نہیں سنتے ہیں۔

(الحديث الثالث عشر) أخرج جرير في تفسيره عن ابن عباس في قوله (فما بكت عليهم السماء والارض) قال: أن المؤمن اذا مات بكي عليه من الارض الموضع الذي كان يصلي فيه ويذكر الله فيه، وأخرج ابن أبي الدنيا عن أبي عبيد قال: ان المؤمن اذا مات نادى بقاع الارض: عبدالله المؤمن مات: فتبكي عليه الارض والسماء، فيقول الرحمن ما يبكيكما على عبدي

فيقولون: ربنا لم يمش في ناحية منقط الا وهو يذكرك. وجه الدلالة من ذلك أن سماع الجبال والارض للذكر لا يكون إلا عن الجهر به.

تیرہویں حدیث: ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے فرمایا بکت علیہم السماء والارض { آسمان اور زمین ان پر نہیں رویا } کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ایک مومن جب مر جاتا ہے تو زمین کی وہ جگہ جہاں وہ نماز پڑھتا تھا اور ذکر کرتا تھا رو پڑتی ہے، اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو عبیدہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مومن جب مر جاتا ہے تو زمین کی وہ جگہ پکار کر کہتی ہے: کہ اے اللہ! مومن بندہ مر گیا ہے، تو آسمان اور زمین اس پر رونے لگتے ہیں، تو اللہ پوچھتا ہے: کہ تم میرے بندے پر کیوں رو رہے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار یہ ہمارے جس حصہ پر بھی گذرتا تھا آپ کا ذکر کرتا رہتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کو اس کا علم ہونا ذکر جہری کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔

(الحديث الرابع عشر) أخرج البزار والبيهقي بسند صحيح عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "عَبْدِي إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا، ذَكَرْتِكَ خَالِيًا، وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتِكَ فِي مَلَأَ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَأَكْبَرُ" (شعب الایمان ۸۲/۲)

چودھویں حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ جب تو جھکو تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور جب تو مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس سے بہتر اور بڑے مجمع میں تیرا تذکرہ کرتا ہوں۔ (بزاز بیہقی)

(الحديث الخامس عشر) أخرج البيهقي عن زيد بن أسلم قال: قال ابن الأدرع انطلقت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة، فمر برجل في المسجد يرفع صوته، قلت يا رسول الله عسى أن يكون هذا مرائياً، قال: لا ولكنه أواه، وأخرج البيهقي عن عقبه بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لرجل يقال له ذو الجادين إنه أواه وذلك أنه كان يذكر الله، وأخرج البيهقي عن جابر بن عبد الله أن رجلاً كان يرفع صوته بالذكر، فقال: رجل لو أن هذا خفض من صوته، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه فإنه أواه۔

پندرہویں حدیث: زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن الأدرعؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا تو آپ ﷺ کا گزر ایک ایسے آدمی پر ہو جو مسجد میں بلند آواز سے ذکر کر رہا تھا، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شاید یہ دکھاوے کیلئے کر رہا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ اواہ یعنی آپیں بھرنے والا ہے (بیہقی)

اور عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک صحابی کے متعلق فرمایا جن کو ذوالجنادین کہتے تھے کہ وہ اواہ ہے کیونکہ وہ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص بلند آواز سے ذکر کر رہا تھا، تو دوسرے نے کہا کہ یہ آواز کو پست کر لیتا تو کتنا اچھا ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑ دو یہ اواہ ہے (آپیں بھرنے والا ہے)۔ (شعب الایمان بیہقی رقم: ۵۸۵، رقم ۵۸۵)

(الحديث السادس عشر) أخرج الحاكم عن شداد بن أوس، وعباد بن

الصاميت، حاضِرٌ يُصَدِّقُهُ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: ”هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ“ يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَمَرَ بِعَلْقِ الْبَابِ، فَقَالَ ”ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ“ ثُمَّ قَالَ ”أَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ“ (المستدرک: رقم ۱۸۴۴) علی الصحیحین للحاکم: ۱/۶۷۹

سولھویں حدیث: حضرت شداد بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی اجنبی آدمی ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں اے اللہ کے رسول. آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ہاتھ اٹھا کر لا الہ الا اللہ کہو چنانچہ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو نے مجھ کو یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کا حکم کیا ہے اور اس پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کریگا، پھر فرمایا تم خوش ہو جاؤ اللہ نے تم سب کو معاف کر دیا ہے۔

(الحديث السابع عشر) أخرج البزار عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إِنَّ لِلَّهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُطَلَّبُونَ حِلَقَ الذِّكْرِ، فَإِذَا اتَّوَأَ عَلَيْهِمْ حَفُّوا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا آتِنَا عَلَى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعْظَمُونَ آلاءَكَ، وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَسْتَلُونَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَدِينِهِمْ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: غَشَوْهُمْ رَحْمَتِي فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَاءَ إِنَّمَا أَعْتَقْنَاهُمْ إِعْتَاقًا فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: غَشَوْهُمْ رَحْمَتِي فَهُمْ

الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفَىٰ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ (مسند البزار - البحر الزخار ۱۳/۱۱۶)

سترہویں حدیث: حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے تو ان کو گھیر لیتی ہے پھر اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے، ہمارے رب ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن ایمان اسلام) کی بڑائی بیان کر رہے ہیں آپ کے نبی محمد ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت و دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

(الحديث الثامن عشر) أخرج الطبراني وابن جرير عن عبد الرحمن بن سهل بن حنيف قال نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بعض أبياته (واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي - الآية) فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ، فوجد قوما يذكرون الله تعالى منهم ثائر الرأس، وجاف الجلد، وذو الثوب الواحد، فلما رأهم جلس معهم وقال: الحمد لله الذي جعل في أمتي من أمرني أن أصبر نفسي معهم -

اٹھارہویں حدیث: حضرت عبدالرحمن بن سهل بن حنیفؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ اپنے کسی گھر میں تشریف فرما تھے، تو یہ آیت نازل ہوئی (واصبر نفسك

مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي الآية) تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں نکل پڑے تو آیت نے چند لوگوں کو دیکھا جو ذکر اللہ میں مشغول تھے، ان میں سے بعض لوگ پرانگندہ بال اور خشک جلد اور ایک ہی کپڑے والے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو دیکھا اور ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں سے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ مجھکو ان کے ساتھ صبر سے بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر طبری: ۶/۱۸)

(الحديث التاسع عشر) أخرج الامام أحمد في الزهد عن ثابت قال كان سلمان في عصابة يذكرون الله، فمر النبي صلى الله عليه وسلم فكفوا، فقال: ما كنتم تقولون؟ قلنا نذكر الله، قال: إني رأيت الرحمة تنزل عليكم، فأحببت أن أشارككم فيها ثم قال الحمد لله الذي جعل في أمتي من أمرت أن أصبر نفسي معهم -

انیسویں حدیث: حضرت ثابتؓ سے مروی ہے کہ حضرت سلمانؓ ایک ایسی جماعت میں شریک تھے جو ذکر اللہ میں مشغول تھی تو حضور ﷺ کا گزر ان پر ہوا تو وہ رک گئے، تو حضور ﷺ نے پوچھا تم کیا پڑھ رہے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے رحمت کو تم پر برستا ہوا دیکھا تو میری بھی خواہش ہوئی کہ میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں، پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں سے ایسے لوگوں کو بنایا کہ مجھکو ان کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ (الزهد لہمداً حمد بن حنبل رقم: ۷۴)

(الحديث العشرون) أخرج الأصبهاني في الترغيب عن أبي رزین العقيلي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ألا أدلك على ملاك الأمر الذي

تصیب بہ خیري الدنيا والآخرة، قال: بلی، قال: عَلِيكَ بِمَجَالِسِ الذِّكْرِ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ بِذِكْرِ اللَّهِ۔

بیسویں حدیث: حضرت ابوزین عقیلیؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: کہ تم کو دین کی بنیادی چیز نہ بتاؤں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر لو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا: کہ ذکر کی مجلسوں کو لازم پکڑ لو اور جب تنہا ہو تو اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مشغول رکھو۔ (ترغیب الصبہانی رقم: ۱۳۷۵، جلد ۲/۱۷۲)

(الحديث الحادي والعشرون) أخرج ابن أبي الدنيا والبيهقي والأصبهاني عن أنسٍ قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن أجلس مع قوم يذكرون الله بعد صلاة الصبح إلى أن تطلع الشمس، أحب إلي مما طلعت عليه الشمس، ولأن أجلس مع قوم يذكرون الله بعد العصر إلى أن تغيب الشمس، أحب إلي من الدنيا وما فيها۔

اکیسویں حدیث: حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں اور ایسے لوگوں کے ساتھ جو عصر بعد سورج غروب ہونے تک ذکر میں مشغول ہوں، مجھ کو دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے (شعب الایمان بیہقی ۲/۸۶، رقم ۵۵۵)

(الحديث الثاني والعشرون) أخرج الشيخان عن ابن عباسٍ قال إن رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم، قال ابن عباسٍ كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك إذا سمعته۔

بأسویں حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں جب کہ فرض نماز سے فارغ ہوتے بلند آواز سے ذکر کرتے، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب بلند آواز سے ذکر ہوتا تو مجھے معلوم ہو جاتا کہ نماز مکمل ہو چکی ہے (بخاری رقم: ۸۴۱)

(الحديث الثالث والعشرون) أخرج الحاكم عن عمر بن الخطابٍ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَفِي بَعْضِ طَرَفِهِ فَنَاءٌ۔

تیسویں حدیث: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات پڑھے: لا الہ الا اللہ وحد لا شریک لہ۔ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدير، تو اللہ اسکے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اور ایک لاکھ گناہ مٹا دیتے ہیں، اور ایک لاکھ درجے بلند فرماتے ہیں، اور اسکے لئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں اس کی ایک سند میں ہے کہ بلند آواز سے مذکورہ کلمات کہے (مستدرک للحاکم رقم: ۱۹۷۴)

(الحديث الرابع والعشرون) أخرج أحمد وأبو داود والترمذي وصححه والنسائي وابن ماجه عن السائب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: جاءني جبريل فقال مر أصحابك يرفعوا أصواتهم بالتكبير۔

چوبیسویں حدیث: حضرت سائب سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ بلند آواز

سے تکبیر کہیں۔ (احمد ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ رقم: ۲۹۲۳)

(الحديث الخامس والعشرون) أخرج المروزي في كتاب العيدين عن مجاهد أن عبد الله بن عمر وأبا هريرة كانا يأتیان السوق أيام العشر فيكبران، لا يأتیان السوق إلا لذلك وأخرج أيضا عن عبيد ابن عمير قال كان عمر يكبر في قبته فيكبر أهل المسجد فيكبر أهل السوق حتى ترج منى تكبيرا، وأخرج أيضا عن ميمون بن مهران قال أدركت الناس وأنهم ليكبرون في العشر حتى كنت أشبهها بالأمواج من كثرتها۔

پچیسویں حدیث: حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ وابن عمرؓ دونوں ذی الحجہ کے شروع کے دس دنوں میں بازار تشریف لاتے تھے اور تکبیر کہتے تھے اور ان کے بازار آنے کا مقصد یہی ہوتا تھا۔

نیز عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ حجاب میں تکبیر کہتے تو پوری مسجد والے تکبیر کہتے ہیں، پھر بازار والے تکبیر کہتے، حتیٰ کہ منی تکبیر سے گونج اٹھتا اور نیز ميمون بن مهران سے مروی ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں تکبیر کہتے تھے، حتیٰ کہ میں اسکو موجوں سے تشبیہ دیا کرتا تھا، اس کی کثرت کی وجہ سے۔ (اخبار مکة للفاہی: ۳۷۲/۲)

إذ تأملت ما أوردنا من الأحاديث عرفت من مجموعها أنه لا كراهة، البتة في الجهر بالذكر بل فيه ما يدل على استحبابه إما صريحا أو التزاما كما أشرنا إليه، وأما معارضته بحديث خير الذكر الخفي فهو نظير معارضة أحاديث الجهر بالقرآن بحديث المسر بالقرآن كالمسر بالصدقة، وقد جمع النووي بينهما بأن الإخفاء أفضل حيث خاف الرياء أو تأذى به مصلون أو نيام والجهر أفضل في غير ذلك لأن العمل فيه أكثر ولأن فائدته

تتعدى إلى سامعين ولأنه يوقظ قلب القارئ ويجمع همه إلى الفكر ويصرف سمعه إليه ويطرد النوم يزيد في النشاط، وقال بعضهم: يستحب الجهر ببعض القراءة والإسرار ببعضها لأن المسر قد يمل فياً نس بالجهر والجاهر قد يكل فيستريح بالإسرار انتهى، وكذلك نقول في الذكر على هذا التفصيل وبه يحصل الجمع بين الأحاديث.

فإن قلت: قال الله تعالى ﴿وَأذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُؤُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ قلت: الجواب عن هذه الآية من ثلاثة أوجه:

مذکورہ حدیثوں کے غور و فکر کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذکر جہری میں کسی طرح کی کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ ان احادیث سے صراحتاً یا التزاماً ان کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ ہم نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے، اور رہی حدیث خیر الذکر الخفی (بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ آواز میں ہو) کی تاویل وہی ہوگی جو کہ قرآن کو جہراً پڑھنے اور آہستہ پڑھنے کی روایت میں ہوگی۔ والا خفیہ صدقہ کرنے والے کے درجہ میں ہے، اور علامہ نووی نے ان دونوں حدیثوں میں اس طرح تطبیق دی ہے: کہ آہستہ ذکر کرنا افضل ہے جہاں ریاکاری کا خوف ہو یا نمازیوں اور سونے والوں کی ایذاء کا اندیشہ ہو، اور ان کے علاوہ جگہوں میں جہراً افضل ہے، اسلئے کہ اسمیں مشقت زیادہ ہے، اور اس لئے کہ اس کا فائدہ دوسرے سننے والوں تک پہنچتا ہے، نیز وہ پڑھنے والے کے دل کو جگاتا ہے، اور اسکی فکر کو یکجا کرتا ہے اور اسکے کانوں کو اس میں مشغول کرتا ہے، اور نیند کو دور کرتا ہے، اور چستی میں اضافہ کرتا ہے، اور بعض علماء نے فرمایا کہ کبھی جہراً افضل ہے اور کبھی سراً پڑھنا اسلئے کہ سراً پڑھنے والا کبھی اکتاتا جاتا ہے تو وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے

اور جہر اُڑھنے والا کبھی تھک جاتا ہے تو سراً پڑھنے کے ذریعہ وہ آرام حاصل کرتا ہے، اور یہی تفصیل ہم ذکر میں بھی کریں گے، اور اس سے دونوں حدیثوں کی درمیان تطبیق ہو جائیگی۔

پس اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَإِذْ كُذِّرَ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ

تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُؤُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ تو اسکے تین جوابات ہو سکتے ہیں۔

الاول: إنها مكية كآية الإسراء (ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها) وقد نزلت حين كان النبي صلى الله عليه وسلم يجهر بالقرآن فيسمعه المشركون فيسبون القرآن ومن أنزله فأمر بترك الجهر سدا للذريعة كما نهى عن سب الأصنام لذلك في قوله تعالى (ولاتسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم) وقد زال هذا المعنى وأشار إلى ذلك ابن كثير في تفسيره

پہلا: یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی سورة الاسراء کی آیت بھی مکہ میں نازل ہوئی ﴿ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها﴾ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضور ﷺ کا معمول قرآن کو جہر اُڑھنے کا تھا، تو مشرکین اسکو سنکر قرآن کو اور اسکے نازل کرنے والے خدا کو بُرا بھلا کہتے تھے، تو اللہ نے جہر اُڑھنے سے منع فرمایا، اس ذریعہ کو ہی ختم کرنے کیلئے جیسا کہ اس آیت میں بتوں کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے، ﴿ولاتسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم﴾ اور تحقیق یہ علت ختم ہو چکی ہے (لہذا اب جہر کی اجازت ہے) اسی کی طرف علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اشارہ فرمایا ہے۔

الثانى: إن جماعة من المفسرين منهم عبدالرحمن بن زيد بن أسلم شيخ

مالك وابن جرير حملوا الآية على الذاكر حال قراءة القرآن وانه أمر له بالذكر على هذه الصفة تعظيما للقرآن أن ترفع عنده الأصوات ويقويه اتصالها بقوله: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ كما قلت: وكأنه لما أمر بالإنصات خشية من ذلك الإخلاد إلى البطالة فنبه على أنه وإن كان مأمورا بالسكوت باللسان إلا أن تكليف الذكر بالقلب باق حتى لا يغفل عن ذكر الله ولذا ختم الآية بقوله ﴿ولاتكن من الغافلين﴾

دوسرا: مفسرین کی ایک جماعت جن میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم جو کہ امام مالک اور ابن جریر کے شیخ ہیں، انھوں نے اس آیت کو قرآن پڑھنے کی حالت میں ذکر بالجہر پر محمول کیا ہے، اور یہ کہ اللہ نے اس وقت سراً ذکر کرنے کا حکم دیا ہے، قرآن کی تعظیم کی خاطر کہ اس کے مقابلہ میں آواز کو بلند کیا جائے، چنانچہ اسکی تقویت قرآن کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے (وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا) جیسا کہ میں نے کہا، گویا اللہ نے جب خاموش رہنے کا حکم فرمایا تو اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ بالکل بیکار ہی نہ ہو جائیں، چنانچہ اس پر تنبیہ فرمائی کہ اگرچہ ان کو زبان سے خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے مگر ذکر قلبی باقی رہے تاکہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو جائیں چنانچہ اس جملہ پر اللہ نے اس آیت کو ختم فرمایا و لاتکن من الغافلين۔

الثالث: ما ذكره الصوفية أن الأمر في الآية خاص بالنبي صلى الله عليه وسلم الكامل المكمل وأما غيره ممن هو محل الوساس والخواطر الردية فمأمور بالجهر لأنه أشد تأثيرا في دفعها قلت: ويؤيده من الحديث ما أخرجه البزار عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى منكم بالليل فليجهر بقراءته فإن الملائكة تصلى بصلاته وتسمع



لقراءته وان مومني الجن الذين يكونون في الهواء وجيرانه معه في مسكنه يصلون بصلاته ويستمعون قراءته وأنه ينطرد بجهره بقراءته عن داره وعن الدور التي حوله فسق الجن ومردة الشياطين

تیسرا جواب: صوفیا کی رائے یہ ہے کہ اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے وہ حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے بہر حال دوسرے لوگ جن کے دلوں میں وسوسے اور برے خیالات آتے رہتے ہیں تو ان کو جہراً پڑھنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ ذکر جہری وساوس کو ختم کرنے میں زیادہ مؤثر ہوگا۔

چنانچہ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو بزار نے معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو رات میں نماز پڑھے وہ جہراً قرأت کرے، کیونکہ فرشتے اسکے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اور اسکی قرأت سنتے ہیں اور مسلمان جنات جو ہوا میں رہتے ہیں اور ان کے پڑوسی بھی جو ان کے گھر میں ہیں ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اور قرآن سنتے ہیں، اور اس کے جہراً پڑھنے کی وجہ سے اس گھر اور آس پاس کے گھروں میں جو فساق اور سرکش شیطان ہوتے ہیں وہ بھاگ جاتے ہیں۔

فإن قلت: فقد قال تعالى (ادعوا ربكم تضرعا وخفية إنه لا يحب المعتدين) وقد فسر الاعتداء بالجهر في الدعاء قلت: الجواب عنه من وجهين: أحدهما: أن الراجح في تفسيره أنه جاوز الأمور به أو اختراع دعوة لأصل لها في الشرع ويؤيده ما أخرجه ابن ماجه والحاكم في مستدرکه وصححه عن أبي نعامة رضی اللہ عنہ أن عبد اللہ بن مغفل سمع ابنه يقول اللهم إني أسألك القصر الأبيض عن يمين الجنة فقال إني

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون في هذه الامة قوم يعتدون في الدعاء فهذا تفسير صحابي وهو أعلم بالمراد، الثاني: على تقدير التسليم فالآية في الدعاء لافي الذكر والدعاء بخصوصه الأفضل فيه الأسرار بالاستعاذة في الصلاة اتفاقاً لأنها دعاء فإن قلت فقد نقل عن ابن مسعود أنه رأى ما يهللون برفع الصوت في المسجد فقل مأراكم إلا مبتدعين حتى أخرجهم من المسجد قلت هذا الأثر عن ابن مسعود يحتاج إلى بيان سندہ ومن أخرجه من الأئمة الحفاظ في كتبهم وعلى تقدير ثبوته فهو معارض بالأحاديث الكثيرة الثابتة المتقدمة وهي مقدمة عليه عند التعارض، ثم رأيت ما يقتضى إنكار ذلك عن ابن مسعود عامر بن شقيق عن أبي وائل قال: هؤلاء الذين يزعمون أن عبد الله كان ينهى عن الذكر، ما جالست عبد الله مجلساً قط إلا ذكر الله فيه، وأخرج أحمد في الزهد عن ثانت البنابي قال إن أهل ذكر لي جلسون إلى ذكر الله، والله وأن عليهم من الآثام أمثال الجبال وأنهم ليقومون من ذكر الله تعالى ما عليهم منها شيء۔

اگر یہ اعتراض ہو کہ قرآن شریف میں اللہ کا ارشاد ہے ادعوا ربکم تضرعاً وخفياً وإنه لا يحب المعتدين مفسرین نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد دعاء میں انتہائی جہر کرنا ہے، اسکا جواب دو طرح سے ہو سکتا ہے پہلا یہ: کہ راجح قول کے مطابق اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جہر میں حد سے تجاوز کرنا یا دعاء میں ایسے الفاظ انتخاب کرنا ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے، اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسکو ابن ماجہ نے اور حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کر کے اسکی تصحیح فرمائی ہے کہ ابونعامہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ

نے اپنے بیٹے کو دعاء میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہم انی أسئلك القصرَ الأبيضَ عن یمین الجنة تو فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت میں ایسے لوگ ہونگے جو دعاء میں حد سے تجاوز کریں گے۔ یہ ایک صحابی کی تفسیر ہے اور وہی اسکی مراد کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ممنوع ہے لیکن یہ صرف دعاء کے ساتھ مخصوص ہے ذکر اسمیں داخل نہیں ہے دعاء کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سراً ہو، اسلئے کہ وہی قبولیت کے زیادہ قریب ہے اسی بناء پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اذنادی ربہ نداء خفياً) اسی وجہ سے بالاتفاق نماز میں سراً تعوذ پڑھنا مستحب ہے اگر یہ اعتراض ہو کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے چند لوگوں کو مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں ان کو بدعتی سمجھتا ہوں، حتیٰ کہ آپ نے ان کو مسجد سے نکال دیا اس کا تو جواب یہ ہے کہ یہ روایت بلا سند ہے۔

اور ائمہ میں سے کسی نے اسکی تخریج نہیں کی ہے اور تسلیم کرنے کی صورت میں یہ اثر ان قوی اور مستند حدیثوں کے معارض ہے جو گذر چکی ہیں اور تعارض کے وقت صحت سند کی وجہ سے وہی حدیثیں راجح ہونگی، نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے خود ایسی روایتیں مروی ہیں جو اس حدیث کے صریح مخالف ہیں۔

چنانچہ عامر بن شقیق حضرت وائل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ذکر بالجہر سے منع فرمایا کرتے تھے یہ درست نہیں ہے کیونکہ میں جب بھی آپؓ کے پاس حاضر ہو کر بیٹھتا تو آپؓ کو ذکر کرتا ہوا پاتا، نیز ثابت بنائی سے امام احمدؒ نے کتاب الزہد میں روایت کیا

ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ ذکر اللہ کرنے والے ذکر کی مجلس میں ایسی حالت میں بیٹھتے ہیں کہ ان پر پہاڑوں کے مثل گناہ ہوتے ہیں اور جب وہ اس مجلس سے اٹھتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

## خاتمہ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے لیکر ہمارے پیر و مرشد حضرت اقدس مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم کے زمانہ تک جس قدر مشائخ علماء و بزرگ گذریں ہیں، سب کے پاس ذکر کی مجلس منعقد ہوتی تھی۔

اور مجالس ذکر سے مراد: لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، تلاوت کلام پاک، اور درود شریف کی مجلسیں ہی ہیں، وعظ و نصیحت کی درس و تدریس اس میں داخل نہیں ہے۔

احادیث صحیحہ سے مجالس ذکر اور ذکر بالجہر کا ثبوت ہے اسکو انکار کرنا اور اسکو بدعت جاننا قلنت علمی کی دلیل ہے، ذکر بالجہر کے سلسلہ میں حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک رسالہ، سبحة الفکر فی الذکر بالجہر، تحریر فرمایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ذکر کی ان مبارک محفلوں کو ہمارے ملک اور پوری دنیا میں زیادہ سے زیادہ قائم فرمائے، آمین.